رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۱!

فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

الحافظ

شیعہ مدرسۃ الحفاظ لاہور کا ماہوار علمی رسالہ

زیر حمایت سرکار حجۃ الاسلام علامہ اعلیٰ حائری مجتہد اعظم پنجاب مدظلہم العالی

مُدیر

المتمسک بالثقلین

حکیم شیخ بہادر حسین

نے

دفتر الحافظ لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

شکایت

بعض حضرات بہت عرصہ گذر جانے کے بعد شکایۃ لکھتے ہیں کہ اس ماہ کا پرچہ وصول نہیں ہوا دفتر سے بڑی احتیاط کیساتھ ڈاک باقاعدہ روانہ کی جاتی ہے اس پر بھی کسی خریدار کو کسی ماہ میں پرچہ نہ ملے تو اسی مہینے کے اندر اطلاع ملنے پر دوبارہ پرچہ روانہ کیا جا سکتا ہے۔

قابل توجہ

جن سادات عظام و مومنین کرام کی خدمتیں الحافظ نمونہ کے طور پر بھیجا جاتا ہے ان کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ خریداری یا عدم پسندیدگی سے دفتر کو مطلع کریں تاکہ ان کا اسم گرامی زیب رجسٹر خریداران ہو کر باقاعدہ رسالہ الحافظ ان کے پاس پہونچتا رہے۔ بہتر ہے کہ آئندہ خریداران قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ وی پی مجبوراً بھیجا جاوے گا۔

قلمی معاونین

ہم اپنے قلمی معاونین سے درخواست کرتے ہیں کہ مرزائیوں۔ وہابیوں اور سُنیوں کے اعتراضات کے جوابات مدلل اور مختصر لکھکر بھیجا کریں۔ حتی الامکان مسودہ صاف اور خوشخط ہونا چاہئے تاکہ کاتب بے تکلف اسکو پڑھ سکے شکستہ خط میں اغلاط بہت رہ جاتے ہیں اور مضمون خبط ہو جاتا ہے۔ علمیہ مضامین کو اندراج کے لئے ترجیح دیجائے گی۔

چِٹ نمبر

الحافظ کے پیکٹ پر ہر خریدار کے نام کیساتھ اس کی خریداری کا نمبر لکھا ہوا ہوتا ہے دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت وہ اپنا چِٹ نمبر ضرور نقل کر دیا کریں تاکہ تعمیل ارشاد فوراً کی جا سکے۔ ورنہ رجسٹر میں بغیر چِٹ نمبر کے کسی نام کے تلاش کرنے میں سخت دقت پیش ہوتی ہے۔

(مدیر)

الحافظ

جلد ۱ — بابت ماہ شوال المکرم ۱۳۳۳ھ مطابق ماہ مئی ۱۹۱۵ء — نمبر ۲

بابُ الفتاویٰ

سوال۔ زید نے اپنی منکوحہ زوجہ سے زبانی کہدیا کہ میں نے تجھے طلاق دیا۔ پھر کاغذ بھی لکھدیا۔ کہ میں نے اپنی منکوحہ کو طلاق دیا۔ اب وہ پشیمان ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اسکو اپنے پاس لے آئے اسکے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب۔ شیعہ مذہب میں صحت طلاق کیلئے شرط ہے کہ صیغۂ طلاق اصالتہً یا وکالتہً پڑھا جائے اور دو عادل شرعی طلاق کے الفاظ کو سنیں اور بوقت طلاق وہ عورت حالت حیض میں نہ ہو۔ محض طلاق لکھدینے یا زبانی لفظ طلاق کہدینے سے شیعہ مذہب میں طلاق واقع نہیں ہوتی پس صورت مرقومہ میں زید کی منکوحہ اپنے شوہر کی زوجیت میں باقی ہے بغیر دوسرا نکاح پڑھے جانیکے زید اس سے معاشرت کر سکتا ہے۔ وہو العالم۔

سوال۔ صیغۂ اخوت جسطرح کہ مردوں کے درمیان جائز ہے۔ عورتوں کے درمیان یا اجنبی مرد و عورت کے درمیان بھی صیغۂ اخوت (برادری) جاری ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور ان کا نکاح آپس میں جائز ہے یا نہیں۔

الجواب۔ صیغۂ اخوت عورتوں کے درمیان اور اسی طرح سے مرد۔ عورت کے درمیان بھی بقصد استحباب جائز ہے۔ مگر صیغۂ اخوت سے وہ ایک دوسرے پر محرم نہیں ہو سکتے۔ اس برادری کا قائمہ صرف دین و ایمان اور دخول بہشت سے تعلق رکھتا ہے۔ چونکہ اس صیغہ سے کوئی حقیقی رشتہ ان کے درمیان قائم نہیں ہوتا اس لئے ان کو آپس میں نکاح کر لینا جائز ہے۔ اور نکاح ہونے پر بھی یہ حکمی برادری ان کے درمیان قائم رہے گی۔ وہو العالم۔

سوال۔ زید کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اور بچے کی ماں سخت بیمار ہو گئی۔ کیا جائز ہے کہ وہ بچہ نانی کا دودھ پیئے۔

الجواب۔ ناجائز ہے۔ ہرگز نانی کا دودھ نہ پلایا جائے ورنہ وہ بچہ اور اس کی والدہ رضاعی بہن بھائی ہو جائینگے نتیجہ یہ ہوگا کہ اس بچہ کی والدہ اپنے شوہر زید پر حرام ہو جائے گی۔ کیونکہ بیٹے کی رضاعی بہن شرعاً بیٹی کا حکم رکھتی ہے۔ وہو العالم۔

نمقہ خادم الشریعۃ المطہرہ

علی الحائری

مدرستہ الحفاظ

جناب سرکار شریعتمدار حجتہ الاسلام والمسلمین صدر المفسرین نائب خلفاء الراشدین مولینا علاّمہ السید علی الحائری صاحب ادام اللہ ظلہ العالی۔ کی خدمت بابرکت میں مدرستہ الحفاظ کے کھلنے پر ہدیہ تبریک۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

از خاکسار عطا محمد مدرس راقب۔ حنفی سنی اورنٹیل ٹیچر۔ اے۔ وی۔ پبلک مڈل سکول بیلون۔ بازار ڈلہوزی ضلع گورداسپور۔ حال وارد تبتی محلہ

معزز ترین حامی اسلام! خدا آپ کی ہمت کو قوت۔ اور قوت کو قومی اعانت۔ اور اعانت کو سچائی۔ اور سچائی کو کامیابی دائمی سے تر و تازہ اور سرسبز و شاداب رکھے۔ آپ نے واقعی باوجود بے انتہا بے سر و سامانی کے اپنے مقبول عام محبوب اسلام مدرستہ الحفاظ کو اس خوبی اور دانائی سے چلایا ہے۔ جس کی موجودہ قوتوں اور کاموں کو دیکھکر بے اختیار انصاف پرست دل مرحبا۔ جزاک اللہ چشم بد دور کا نعرہ مارتا ہے۔ سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند۔ میری رائے میں زبانی دعووں کو چھوڑ کر عملی ثبوت دینے اور کر دکھانے کی حکمت عملی اسلامی دنیا کی ہندی سرزمین میں آپ کی ذات ستودہ صفات سے مدرستہ الحفاظ کو ہوئی ہے۔ بیشک یہ غیبی حرکت جو آپ کے اور آپ کے سچے معاونین کے دلوں میں پیدا ہوئی۔ یہ دست قدرت آلہی نے پیدا کی ہے۔ ایں سعادت بزور بازو نیست۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔ لہذا جو حرکت آلہی قدرت نے غیبی طور پر پیدا کی ہے۔ وہ کبھی ساکن اور ناکامیاب نہیں ہو سکتی۔ صرف امتحانات آزمائشات جو اول اول آلہی قانون کی رو سے ہر خدائی کاموں اور اسلامی خدمتوں کے لئے لازم ہو چکی ہیں۔ آپ کے لئے بھی ضروری تھیں۔ یہی آزمائش ہیں۔ جن سے قلبی خواہشات اور نیت کی پوری پوری جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ اور اسی محک پر چڑھکر کھوٹی اور کھری کا قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

میں اب دوبارہ آپ کو اور کارکنان مدرسہ کو صدق دل سے مبارکباد دیتا ہوا۔ مسلمانان ہند سے پُر زور اپیل کرتا ہوں۔ کہ اس اسلامی گلشن کی آبیاری آب زر سے کیجئے۔ امید ہے کہ برادران اسلام دل و جان زر و مال سے اس قومی مدرسہ کی خدمت کرکے ثواب دارین حاصل فرماوینگے وقت معین آنے کی دیر ہے۔ کہ دل کا اثر اعضا ظاہری سے بھی چمک نکلے گا۔ اور انجمن مدرستہ الحفاظ

یا توں باتوں میں مالامال ہو جاویگا۔ وہ وقت کب آئے گا۔ اس کا جواب جو ہر طور سے قطعی ہو۔ اگرچہ ایک انسان دعوے کیا تھ نہیں دے سکتا۔ لیکن قیاسات اور ظاہری شکلوں سے جو نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس پر نظر رکھ کر پھر بہار کبا دیتا ہوں۔ اور بہ آواز بلند کہتا ہوں۔ کہ اس جہد وقت کی پہچان یہ ہو گی۔ ہر طرف سے یہ لیجئے۔ یہ لیجئے۔ اور ٹھنا ٹھن کی صدائیں آنے لگیں۔ اور حضرت نہ جیبوں سے اُچھل اُچھل کر خود بخود آپ کے اس فقیرانہ جھولی اور کشکول گدائی میں جلد جلد گرنے لگیں۔ جس کی خاطر آپ محض قوم کی محبت اور اسلام کے عشق کی صدا لگا رہے ہیں۔ تو ہرگز ہرگز کوئی تعجب نہ ہو گا۔ پھر تو آپ بھی میرے اس عقیدے کی دلی تصدیق کرینگے۔ کہ مدرسۃ الحفاظ کے لئے بیشک الٰہی نصرت آگئی۔ اور فتح عظیم کا دروازہ کھُل گیا۔ کیونکہ ماشاءاللہ۔ محنت اور جان توڑ کوشش سنجیدگی۔ ضرورت شناسی۔ حسب موقع سرعت و عجلت۔ کفایت شعاری۔ قوتِ انتظامی۔ دائمی مستعدی وغیرہ وغیرہ تو آپ کی ذات ستودہ صفات میں خدا نے کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے۔ اور آپ کے کاموں نے کامیابی خیز صداقت کا ہر دانا اور بینا شخص کو یقین دلا دیا ہے۔ لہذا میں بلا خوف تردید کہتا ہوں۔ کہ اس خدمت کے کرنے اور انجام تک پہونچانے کے لئے۔ کثیر التعداد معاونین کی اگر ضرورت ہے۔ تو صرف فراہمی سرمایہ اور مالی قوت کے درست کرنے کے لئے۔ اور بیشک یہی بہت بڑا کام ہے۔ اور اسی پر سب کچھ موقوف ہے۔

مگر حیف اور ہزار حیف ہے۔ ہم مسلمانوں پر۔ اگر آپ کی جان گداز محنتوں اور ان تھک شبانہ روز کوششوں کو دیکھ اور سنکر استانفی نہ کریں۔ اور پھر بھی اسلامی حمیت و غیرت اور انسانی محبت اور شرافت کے دعویدار رہیں۔ کیوں صاحب کون ہے وہ دل جو ایک اسلامی عاشق کی تیز رفتاری میں روڑوں اور پتھروں کو مانع دیکھے۔ اور اسے یقین بھی ہو جائے۔ کہ ہمارا عاشق جانباختہ اپنی گرم رفتاری میں ان روڑوں اور پتھروں سے پے در پے ٹھوکریں کھا کھا کر اس قدر زخم آلودہ ہوتا جاتا ہے کہ کسی سخت ٹھوکر کے کھا جانے پر ضرور ہے کہ سکر بل زمین پر آرہے گا۔ اور اس کے اسلامی دماغ سے سچی ہمدردی اور محبت کا سنجر نکل پڑیگا۔ باوجود اس علم و یقین کے وہ پھر بھی بے حس و حرکت اور ساکن کے ساکن ہی رہے۔ اور کچھ بھی اسے جوشِ اسلامی اور قومی نہ آئے۔ اور وہ ذرہ بھر بھی ترس کھا کر میرے نزدیک تو ایک سچا اسلامی دل جو کچھ بھی قومی درد رکھتا ہو کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔ بے دردوں اور کند حسوں سے بحث نہیں۔

مدرسۃ الحفاظ کے کارکنوں کی حالت ان ہی عاشقان قوم اور اسلام کی سی ہے۔ اور وہ

گرم رفتاری اور تیزی کے ساتھ اس راستہ کو طے کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن بے زری کم سرمائیگی کے روڑے اور پتھر قدم قدم پر مانع ہوتے ہیں۔ جس سے زیادہ غربت اور مجبوری کیا ہو سکتی ہے

میرے بزرگو دیرے بھائیو! مجھے مدرسۃ الحفاظ کی ضروریات اور ہندوستان کے پونے تین کروڑ مسلمانوں کے واحد رسالہ الحافظ جو برادران اسلام کی قومی خدمت میں دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اور جو دنیا میں اسلامی اعلیٰ صفات کا عملی ثبوت دینے کو تیار ہے۔ اور دے رہا ہے۔ کیا ایسا ہر دل عزیز رسالہ کم از کم ہفتہ وار اخبار شائع ہونا لازمی نہ تھا۔ مگر قوم کی لاپرواہی ہے یہ مضمون ایسا دلخراش ہے کہ

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

برادران اسلام! خدارا خواب غفلت سے بیدار ہو جئے۔ اور دیکھئے سابقہ جاہ و حشم کو یاد کیجئے۔ ذرا آپ قرن اولیٰ کو تو دیکھئے۔ ذرا ان پرجوش حمیت شعار مسلمانوں کو ملاحظہ فرمائیے۔ جن کی ہر ادا سے معجز نما کرشمے ظاہر ہو رہے ہیں۔ ہر شخص بادۂ اسلامی اور جوش مذہبی سے مست و سرشار ہے۔ اور دل بدست آستانۂ محمدی پر حاضر ہے۔ جان و مال۔ عزت و ناموس۔ عزیز و قریب۔ یار و احباب۔ دیار و وطن۔ راحت و آرام کا مطلق خیال ہی نہیں۔ صرف مسلمانوں کی ترقی۔ بہبودی اسلام ہر وقت مد نظر تھی۔ دور سے دور تک اسلامی شوکت۔ اسلامی عظمت۔ اسلامی عدالت۔ اسلامی برکت کے آثار نمودار ہو گئے۔ تمام دنیا کے نشیب و فراز۔ بحر و بر۔ آبادی اور ویرانہ شجر و حجر۔ کوچہ اور برزن۔ دیار و امصار۔ برگ و بار۔ در و دیوار۔ روڑوں روڑوں۔ قطروں قطروں اور ذروں ذروں سے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی دلچسپ اور دل آویز صدائیں آنے لگیں۔ دنیا کی اونچی اونچی پہاڑی چوٹیوں پر خدا کی وحدت اور الوہیت۔ ربوبیت۔ اور معبودیت۔ اور جناب آقائے نامدار احمد مختار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور عبدیت۔ عظمت اور محبوبیت اور مسلمانوں کی علمیت اور انسانیت سلطنت اور عدالت کے جھنڈے گڑ گئے۔ شرک اور کفر کی تاریکی دفع ہوئی۔ اسلام کے انوار مقدسہ سے تمام روئے زمین چمک اٹھی۔ تثلیث کا طلسم ٹوٹ گیا۔ ...... آتشکدے ٹھنڈے پڑ گئے۔ بتخانے ویران ہو گئے۔ خدا خانوں کے سنہری گنبدوں اور عالیشان میناروں سے تمام بستیاں آباد ہو گئیں۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کی دل ہلا دینے والی صداؤں سے تمام آبادیاں گونج اٹھیں۔ خدا پرستی کا دور آیا۔ حیوانیت کا پانسہ پلٹ گیا۔ علم و فضل کے ساتھ ہی ساتھ انسانیت اور ملکیت نے ظہور اجلال فرمایا۔ زمانہ نے تہذیب

سیکھی۔ روحانیت کا غلبہ ہوا۔ جدھر دیکھئے خدا کے سچے اور پکے بندے۔ ہر وقت اپنے معبود برحق اور شہنشاہ مطلق کی عبادت میں نہایت عاجزی اور انکساری سے سر بسجود نظر آتے ہیں۔

برادران اسلام! یہ تھا اسلامی نظارہ یہ تھی سابقہ شان و شوکت اور جاہ و حشم۔ مگر بدقسمتی از ہماری مذہبی لاپرواہی سے اتفاق کا نام و نشان مٹ گیا۔ ادبار کی گھنگھور گھٹا تمام اسلامی دنیا پر چھاگئی۔ بربادی نے تیزروی سے اپنا کام کیا۔ آخر مسلمانوں کو غفلت اور بے پرواہی کی ایسی عمیق اور تیرہ و تاریک غار میں جا جھونکا۔ جس سے نکلنا ہی مشکل ہوگیا۔ تمام اسلامی جذبات سلب کر لئے تمام انسانی صفات کھو دئے۔ نہ وہ عبادت رہی۔ نہ وہ اطاعت۔ نہ وہ علم رہا۔ نہ وہ کمال نہ وہ باہمی محبت نہ وہ استبازی نہ وہ اتفاق رہا نہ وہ اتحاد نہ تہذیب رہی نہ وہ اخلاق۔ نہ وہ حمیت رہی نہ وہ غیرت نہ اخوت رہی نہ مروت نہ وہ سلطنت رہی نہ وہ حکومت نہ وہ دولت رہی نہ وہ عزت۔ سچ تو یوں ہے۔ نہ وہ مسلمانیت رہی نہ وہ انسانیت۔ تمام سرمایہ فخر و ناز کو اپنے نفسانی جذبات سے غافل ہوکر نیست و نابود کردیا مسلمانوں کی اس غفلت اور بے پرواہی عدم توجہی اور بیوفائی سے اسلام کی بھی حالت سخت نازک ہوگئی۔ اور اسلام اپنے پیروں اور متبعین کے افعال و حرکات سے بہت ہی پریشان ہوکر بزبان حال چلا اٹھا۔

چو بلبل خاطر غمناک دارم برنگ گل گریبان چاک دارم
نسیم بوستانم آہ سرد است گل باغ وجودم رنگ زرد است
فلک را گریہ مے آید بحالم زمیں دارد بدل گرد ملالم

اے پیروان باوفا اور اے مسلمانان باحیا۔ پاکباز مسلمانوں کی روحوں نے جیسے ہی یہ اسلام کی دردناک صدائیں سنیں بیتاب ہوکر کہنے لگے۔

کجائی اے اجل وقتت رسیدہ پریشانی گریبانم دریدہ
کجائی اے اجل من انتظارم کرم کن بر دل امید دارم

اور ایسی بیتابی کی حالت میں وہ کھڑے ہوگئے۔ اور یہ کہکر۔ یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن برآید۔ مسلمانوں کو آوازیں دیں اور خواب غفلت سے بیدار کرکے انجمنیں۔ مدرسے کھولے۔ خدا کرے اس خالص دوستانہ برتاؤ میں یوماً فیوماً ترقی ہو۔ اسلام کا بول بالا ہو۔ قوم میں اتحاد و اتفاق ہو۔ اور ہم سب کو خدا راہ مستقیم پر چلنے کی ہدایت بخشے۔

برادران اسلام! اب میں اس بیجا سمع خراشی کی معافی مانگتا ہوں اور آخر میں اس امر کی معافی

مانگتا ہوں۔ آپ مجھے اپنا خادم تصور فرماکر میری گستاخانہ معروضات پر خیال نہ کریں۔

انجمن امامیہ بھیرہ

جناب سید غلام حسین شاہ صاحب جعفری منشی فاضل جنرل نائب سکرٹری انجمن امامیہ بھیرہ شاہ پور۔ تحریر فرماتے ہیں کہ سید محمد حسین بی اے قادری کے نام کا کوئی شخص بھیرہ میں نہیں ہے۔ اس لئے انجمن امامیہ بھیرہ اور پنجاب پراونشل کانفرنس کا روپیہ غبن ہونے کے متعلق جو تحریر مدیر الحافظ کو موصول ہوئی ہے۔ کسی دشمن نے لکھدی ہے۔ **الحافظ**۔ ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ مگر شاہ صاحب ممدوح کی خدمت میں گذارش ہے کہ انجمن امامیہ بھیرہ اور پنجاب پراونشل کانفرنس کا روپیہ غبن ہونیکے متعلق سید محمد حسین بی اے کے علاوہ جناب سید امیر حسین صاحب جعفری سکرٹری کا خط بھی سید سنترل بھیرہ سے وصول ہوا ہے کہ "بعد پڑتال ثابت ہوگیا آٹھ سو روپیہ کا تقریباً غبن نکلا ہے" واللہ اعلم کہاں تک صحیح ہے۔ اور اراکین مجلس اخوان الصفا بھیرہ شاہ پور کی جانب سے چار صفحی پمفلٹ جو آپکی مخالفت میں حال ہی میں وصول ہوا ہے۔ معاذ اللہ وہ نہایت ہی حیرت انگیز اور تعجب خیز ہے اس میں آپ کے متعلق جس قدر حالات درج کئے گئے ہیں۔ پڑھکر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ مجلس اخوان الصفا بھیرہ نے کیونکر اس قدر جرأت سے آپ کے ان حالات کے متعلق "ناقابل انکار حقائق کا انکشاف" ریمارک کیا ہے۔ اور اس میں آپکے والد ماجد کا اعلان بھی آپ کے متعلق اخبار وکیل امرتسر سے نقل کر دیا ہے۔ اور شیعہ علماء اعلام سے آپکے متعلق فتویٰ طلب کیا ہے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ باہمی کشمکش سے قومی اور مذہبی کاموں میں کیوں نقصان پہونچایا جاتا ہے۔ اور اغیار کو ہنسی کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس لئے فریقین کے اصل خطوط ہم نے شائع نہیں کئے ہیں۔ تاکہ آپس میں سمجھوتہ ہوکر فریقین کسی مفید نتیجہ تک پہونچ جائیں۔ اور صلح و آشتی سے انجمن امامیہ کو چلاتے رہیں۔ باقی حساب مانگنا اور حساب دینا قاعدہ کی بات ہے۔ جب آپ دوسروں سے حساب طلب کرنے میں اس قدر جری ہیں تو آج اپنی انجمن کا حساب دینے سے آپ کیونکر خفا ہو سکتے ہیں۔

(مدیر)

قبول حق

اس ہفتہ میں ایک یوروپین نژاد مسمی میکڈرمٹ - ۲۸ لیبر کو۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں جس کے والد کا نام کرنل جے میکڈرمٹ او۔بی۔ای ورث لینڈ ٹیربسی - ساؤتھیمپٹن انگلینڈ ہے۔ جو کپتان فوج کے جلیل الشان عہدہ پر ممتاز تھے۔ پوری تحقیق کے بعد جناب قبلہ حجۃ الاسلام صدر المفسرین حضرت علامہ حائری صاحب مجتہد پنجاب دام ظلہ کی خدمت میں مشرف بہ مذہب شیعہ ہوئے ہیں۔ اگرچہ اہلسنت - اہلحدیث اور خصوصاً احمدی فرقے انہیں اپنے میں جذب کرنے کے لئے غیر معمولی جد وجہد کرتے رہے - اور قسم قسم کے حیلے بہانوں سے اس کو مذہب شیعہ سے متنفر کرنا چاہا۔ مگر قبلہ علامہ صاحب نے زبردست دلائل سے اسکو ذہن نشین کردیا کہ اسلام حقیقی کا مفہوم عقل سلیم۔ قرآن عظیم اور رسول کریمؐ کی احادیث صحیحہ کی رو سے سوائے مذہب شیعہ کے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اب وہ بفضلہ تعالیٰ مذہب حقہ شیعہ اختیار کرکے بالکل مطمئن ہے۔ اور کوئی باطل تحریک اسکے ثبات قدم کو متزلزل نہیں کرسکتی - اب ان کا نام شیخ محمد صادق علی صاحب رکھا گیا ہے - نماز سرکار علامہ صاحب کے ہمراہ ادا کی ہے -

ایضاً

آغا محمد شفیع خاں صاحب خلجی آف پنجاب پولیس فلیمنگ روڈ۔ محلہ ولی اللہ لاہور خلف الصدق آغا خان محمد اکبر خاں صاحب خلجی جو اوائلاً عساکر انگلشیہ میں افسر کمیشن رہے - بعدہٗ شرف صدر عدالت ابن جناب سردار بہادر آغا احمد خاں صاحب خلجی صوبہ دار میجر بہادر ایڈیکانگ کمانڈر انچیف آف انڈیا تھے بعد تحقیق کامل سرکار علامہ صاحب ممدوح کی تبلیغی دلائل قاہرہ سے متاثر ہوکر مشرف بمذہب حق شیعہ ہوئے - اور نماز جمعہ بھی قبلہ و کعبہ کے ہمراہ ادا کی - دعا ہے کہ خداتعالیٰ دونوں صاحبان کو صراط المستقیم پر ہمیشہ قائم رکھے - اور سرکار علامہ کا سایہ غلامان آل محمد صلعم پر دائم رہے آمین

(خاکسار سید حسین رضوی جنرل سکرٹری پنجاب شیعہ مشن لاہور۔ موچی دروازہ)

جلسۂ نوروز

امسال جلسۂ نوروز ٹاؤن ہال کے احاطہ میں مورخہ ۲۰۔۲۱۔۲۲۔ مارچ سنہ ۳۵ء کو منعقد ہوا - اور

جناب قبلہ اعلیٰ حضرت رئیس الشیعہ مدارالشریعہ مجتہد العصر والزمان افتخار المحققین صدر المفسرین سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام والمسلمین جناب علامہ سید علی الحائری صاحب لاہور مدظلہ نے رونق افروز ہوکر وعظ فرمایا۔ حضور کی پر تاثیر تقریر سے مخالفین پر بہت اثر ہوا۔ چنانچہ ایک شخص اہل السنت والجماعت مسمی مولوی خدابخش نے جلسہ میں حاضر ہوکر مذہب حقہ شیعہ اختیار کیا اور آنجناب کے دست بیعت ہوا۔ الحمدللہ انجمن حسینیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں شب و روز ترقی پر ہے اور انجمن ہذا کے اراکین و کارکنان کی کوشش و دلچسپی سے تھوڑے ہی عرصہ میں ایک پرائمری سکول حسینیہ کی بنیاد قائم ہوگئی۔ جس میں علاوہ تعلیم کے یتیم بچوں کی پرورش بھی ہوتی ہے۔ اور اب تجویز کی گئی ہے۔ کہ ایک خیراتی ہسپتال کھولا جاوے جس کا نام ہسپتال اسلامیہ فاطمیہ رکھا جاوے۔ اور ڈاکٹر صاحب انچارج ہسپتال مذکور مریض مومنوں کو بوقت ضرورت بلا فیس ملاحظہ کریں۔ جو کہ انشاءاللہ جلدی کھولا جاوے گا۔ ہماری انجمن و جملہ اراکین و مومنین جناب قبلہ مجتہد العصر والزماں ممدوح کے تہ دل سے مشکور و ممنون ہیں۔

(خادم القوم السید محمد علیشاہ زیدی البخاری شیعہ اثنا عشری سکنہ چاہ سید منور شاہ صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں مربی انجمن حسینیہ ڈیرہ)

شذرات

جناب امیر علیہ السلام

کی شہادت کا وعظ بتاریخ ۲۰۔ رمضان المبارک (شب ۲۱) امام باڑہ سردار اسلم خانصاحب سوداگر اسپاں میں شیعہ ینگ مین سوسائٹی کیطرف سے منعقد کیا گیا۔ جناب سرکار شریعتمدار حضور حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ حائری مدظلہ العالی نے مولی المومنین کی دینی خدمات۔ ایثار نفس ہمت وجرأت۔ سخاوت و شجاعت وغیرہ کو جس خوبی اور خوش اسلوبی سے بیان فرمایا ان کا عرض کرنا احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔ سرکار موصوف کا واقعات شہادت کو بیان فرمانا ہی تھا کہ بلا لحاظ مذہب و ملت سامعین کے شور و بکا نے گنبد افلاک کو ہلا دیا۔ سامعین کی کثرت تعداد نے اس وسیع امام باڑہ کو ناکافی ثابت کردیا۔ جناب سید ولایت علی شاہ صاحب متولی امام باڑہ مذکور کا شیعہ ینگ مین سوسائٹی خواجگان نارووالی لاہور شکریہ کا قیمتی ہدیہ پیش کرتی ہے۔ آپ کا انتظام و اہتمام نہایت

معقول تھا۔ خداوند کریم اپنی جناب سے شاہ صاحب موصوف کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین ثم آمین وعظ کا افتتاح قرآن خوانی سے ہوا۔ شیعہ مدرستہ الحفاظ کے چند طلبائے قرآن خوانی سے حاضرین کو محظوظ و مسرور کیا۔ اور مخالفین کے خیالی معجزہ کو باطل کر دیا۔ جس سے مخالفین و معترضین پر ثابت ہو گیا کہ شیعوں میں بھی حافظ قرآن کثرت سے موجود ہیں۔ اور ان میں بھی حافظ قرآن ہو سکتے ہیں

اعمال شب قدر

خداوند عز و اسمہ کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ ماہ رمضان المبارک بخیریت رخصت ہوا۔ اعمال شب قدر کی بجا آوری کے لئے حسب معمول جامع مسجد شیعہ میں مومنین لاہور و گرد و نواح تشریف لے آئے۔ تمام شب ادائیگی نماز و تلاوت قرآن و دیگر ادعیہ کے پڑھنے میں بسر کی۔ ایک بجے شب سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ مدظلہٗ کی معیت میں عمل قرآن کا اہم فرض ادا کیا گیا۔ علامہ ممدوح نے شب قدر کی بزرگی اس کی فضیلت اور ثواب احیار شب و عبادت کو بیان فرما کر تمام مومنین کے حق میں دعا رخیر فرمائی؛

نماز جمعتہ الوداع و عید الفطر

حسب معمول نماز جمعتہ الوداع شیعہ جامع مسجد میں ادا کی گئی۔ اور نماز عید الفطر قدیم سے کربلا گامے شاہ بیرون بھاٹی دروازہ میں ادا کی جاتی تھی لیکن اب گذشتہ دو تین سال کے تجربہ نے ثابت کر دیا کہ اب کربلا گامے شاہ کا بہت بڑا وسیع میدان کافی نہیں۔ شیعہ ینگ مین سوسائٹی کی انتظامیہ مجلس نے یہ فیصلہ کیا کہ نماز عید الفطر کی ادائیگی میونسپلٹی باغ بیرون موچی دروازہ میں ہو۔ چنانچہ اراکین سوسائٹی اور رؤسا و اکابر قوم کی درخواست پر تاج الشیعہ منہاج الشریعہ مولانا علامہ السید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان نے نماز عید الفطر کا ادا کرنا باغ بیرون موچی دروازہ میں منظور فرما لیا۔ سوسائٹی مذکور کیطرف سے کافی تعداد میں اشتہار طبع کرا کر عام طور پر تقسیم کیا گیا۔ اور تمام ضروریات از قسم سائبان کنات۔ قالین۔ دری۔ فرش۔ آفتابہ۔ آبخورہ۔ کلیان۔ تمباکو۔ کوئلہ وغیرہ کا انتظام کرنا سوسائٹی نے اپنا اہم فرض اور نصب العین سمجھا جن جن حضرات نے ہماری امداد کی وہ خصوصیت سے قابل شکریہ ہیں۔ یہ قابل دید سین ۲۸۔ اکتوبر ۲۲ء کی طرح کبھی بھی ہمارے دلوں سے محو نہیں ہو سکتا نمازی ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ اور قبلہ علامہ حائری صاحب بالقابہ کی معیت میں نماز ادا کی گئی اختتام نماز کے بعد قبلہ صاحب موصوف نے ایک مختصر مگر پر معنی تقریر فرمائی جسکو حاضرین سنکر نہایت محظوظ ہوئے۔ مدیر

جلسہ تعزیت سید کار شیخ مہدی الخالصی الحسنی اعلی اللہ مقامہ رئیس المجتہدین

انجمن اصغریہ کے زیر اہتمام امام باڑہ سید الحکمار جناب حکیم سید عالم شاہ صاحب سلمہ
میں بروز دوشنبہ بتاریخ ۱۸۔ رمضان المبارک ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۳۔ اپریل ۱۹۲۵ء جلسہ
تعزیت منعقد ہوا۔ ٹھیک تین بجے قرآن خوانی شروع ہوئی۔ اور بعد بموجب اشتہار مجریہ
۱۲۔ اپریل ۲۵ء زیر صدارت جناب سید امداد علیصاحب ایم۔ اے رئیس لاہور کارروائی
جلسہ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم سے افتتاح کیا گیا۔ مرزا مصطفےٰ علی ہمدانی نے ایک
نظم دلچسپ پڑھی اور علماء کرام جناب مولانا السید محسن علیصاحب سبزواری و علامہ حائری حسن
قبلہ مجتہد نے اپنے موعظ حسنہ اور مقررین سے جناب سید الطاف علی صاحب بی۔اے
اور سید جلال الدین صاحب پروفیسر چیف کالج لاہور اور دیگر حضرات نے اپنی تقاریر سے
حاضرین کی سمع نوازی کی۔ مجمع کثیر تھا اور باتفاق رائے ریزولیوشن ذیل منظور ہوئے۔

(۱) مومنین لاہور کا یہ جلسہ باتفاق تمام قرار دیتا ہے کہ جناب علامہ خالصی اعلی اللہ
مقامہ کی وفات دین کے لئے ایک بڑا رخنہ ہے۔ اور یہ کہ ایک تعزیت نامہ بتوسط جناب قونصل
جنرل ایران متعینہ ہند شیخ ممدوح کے خلف الصدق کی خدمت میں ارسال کیا جاوے۔

(۲) مومنین لاہور کا یہ جلسہ باتفاق رائے تمام یہ قرار دیتا ہے۔ کہ جناب علامہ خالصی کی
قدر کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب شیخ اعلی اللہ مقامہ کی مجالس تعزیت ملک کے طول و عرض میں
منعقد ہونی چاہئیں۔ اور نیز یہ کہ جلسہ ہذا کی کارروائی بغرض اشاعت ملی اور اسلامی جرائد میں ارسال
کی جاوے۔

دعائے مغفرت پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ اور جناب سید الحکمار نے حاضرین کا افطار کرایا۔
(الفقیر الی اللہ الولی احتشام الدین علی آنریری جنرل سکرٹری انجمن اصغریہ پنجاب لاہور)

نظم

جناب علامہ خالصی اعلی اللہ مقامہ کی تقریب فاتحہ خوانی پر جلسہ عام میں پڑھی گئی۔

اے فلک انصاف کرتا خدا کیواسطے / ہوں روا ستم وجفا اہلِ ہدا کیواسطے!
تھا جو ایسا عالم وعادل زمانہ میں وہی / منتخب عالم ہوا خلق خدا کے واسطے
حق کے کہنے میں نہ تھا جسکو تامل کچھ ذرا / حق کو واضح کر دیا حق کے بقا کیواسطے
گردنِ تسلیم خم کی ظلم سہنے کیلئے / وطن چھوڑا اک حضرت حق کی رضا کیواسطے
وارث علم نجا نے پیروی حضرت کی کی / کر دیا وقفِ ستم خود کو بلا کے واسطے
آج شیعوں کے سروں سے سایہ انکا اٹھ گیا / مہدی خالص تھے خالص اک خدا کیواسطے

دوستوں میں اہلبیتِ پاک کے محشور ہوں
ہاتھ اٹھے مصطفےٰ کے ہیں دعا کیواسطے

از دفتر انجمن تہذیب خیال محلہ ٹیکاپور شہر کانپور

(از قلم خامہ رقم سید علم الحسن صاحب علم لکھنوی ٹیکاپور کانپور)

سلف سے اب تک اکثر سوانحات تاریخی مثل قصہ ہابیل وقابیل پسران آدم علیہ السلام وہاشم بنی امیہ پسران عبدالمناف وقصہ یوسف علیہ السلام وفا دقریش بہ پیغمبران علیہم السلام تا خاتم النبیین مثل معرکہ جمل وصفین ونہروان وبدر وحنین وکوفہ۔ اخیر سلطنت بنی امیہ اور ان کے ہوا خواہان تک ہزاروں واقعہ سخت اور جانکاہ مسلمانوں میں گذر گئے۔ حیف کہ کلمہ گو مسلمان امتِ رسول کے مدعی دشمنان آل رسول چلے آتے ہیں۔ تاریخ بنی سے معلوم ہوتا ہے کہ امراء سلف کی ہیبت خواہش جاہ وحشم نے مسلمانوں کو ایسا رام کر رکھا تھا۔ کہ جسقدر بادشاہ مسلمانوں میں تھے دشمنانِ آلِ رسول کو خلیفہ اور نائب رسول کہتے تھے۔ جیسا کہ اس عبارت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی سے ظاہر ہے۔ خروج الحسین عن المدینہ۔ حج انشاء وقتل الحسین عن السیف۔ غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو آپ کو سید زادہ کہے وہ شیخ کے خطاب کو

فخر سمجھے۔ اور امام حسینؑ کے مقابلہ میں جن کو اپنا جدّ امجد کہتا ہو۔ یزید فاسق وفاجر کو نائب پیغمبر وسیعت رسول کہے۔ پس کیا زمانہ نازک تھا۔ مورخین کا اجماع ہے اور مخصوص کاگری صاحب اس عبارت کو تاریخ حسین صفحہ ۱۱۶ و ۱۱۷ میں تحریر کرتے ہیں کہ خلفا بنی عباس وبنی امیہ وغیرہ دشمنان آلِ رسول تھے۔ آلِ رسول وان کے معتقدین کو زندہ دیواروں میں چن دیا کرتے تھے۔ قید خانوں میں بند کردیا کرتے۔ بہر و ذبح کراتے۔ برسوں سُولیوں پر نعش متبرک ٹکائے رکھتے زندہ آگ میں جلاکر خاک کو برباد کرتے۔ غرضکہ آل رسول و معتقدین آلِ رسول سوختنی وگردن زدنی تھے۔ اور اس میں حصہ لینے والوں کو سیم وزر عطا ہوتے تھے۔ حق وباطل کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے۔ (باقی آئندہ)

نتیجہ فکر منشی سید نورالحسن صاحب نورؔ لکھنوی معاون سر دفتر انجمن تہذیب خیال کانپور

کوئی خواہاں تھا جاہ وثروت کا
کوئی طالب ہوا شہادت کا

تھا ٹھکانا بھی اس جہالت کا
شمر طالب تھا کس سے بیعت کا

ناوکِ جور اور وہ حلقوم
کچھ ٹھکانا ہے اس شقاوت کا

ہستیاں تھیں حسین کے کچھ ساتھ
دم جو بھرتی تھیں ان کی نصرت کا

آخرت کی خراب ظالم نے
شمر طالب تھا صرف دولت کا

ظلم اعدا کے سہتے ہوتے تھے
جو سزاوار تھا امامت کا

مرضیٔ حق پہ صبر وشکر کیا
یہ تھی طاعت یہ حق تھا طاعت کا

عرصۂ کربلا قیامت تھا
سامنا تھا ہزار آفت کا

ہیں مصائب عجب یہ درد انگیز
دریا اُمڈا ہوا ہے رقت کا

اپنے روضہ پہ اب بلا لیجئے
نورؔ طالب ہے اب زیارت کا

حفظ صحت

معدہ اور درازی عمر

(گذشتہ سے پیوستہ)

موجودہ بحث میں ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ معدہ جہاں عام طور پر صرف آلہ ہضم سمجھا جاتا ہے۔ وہاں درحقیقت طول عمر کے معاملہ میں بہت کچھ دخیل ہے۔

نظام بدن میں معدے کو جیسا کہ ہم پہلے عرض کر آئے ہیں بہت اہمیت حاصل ہے حقیقت یہ ہے کہ قوی معدہ حفظ صحت اور درازی کا ایک اہم اور ضروری عضو ہے۔ زیادہ تر اس لئے بھی کہ نظام جسم میں تحلیل کا سلسلہ ہر آن جاری رہتا ہے۔ جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ سب سے پہلے معدہ میں جاتی ہے۔ اور وہیں سے جگر و دیگر قرب وجوار کے اعضاء میں تقسیم ہوتی اور جزو بدن بنکر بدل ما یتحلل کا کام دیتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جزو بننے کیلئے جو غذا معدہ میں داخل ہوتی ہے نہ صرف اس کی کمیت بلکہ اس کی کیفیت بھی معدہ کی قوت وضعف پر موقوف ہے۔ گویا کشتیٔ جسم کا یہ سب سے بڑا ناخدا اگر ہمیں کنار سلامت سے ہمکنار کر سکتا ہے تو امراض کی شور انگیز موجوں کی آغوش میں بھی دے سکتا ہے۔

ایک اور لحاظ سے بھی معدہ کو درازئ عمر کی سب سے پہلی بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ رنج والم۔ غم وغصہ۔ خوف و فکر اور دیگر جذبات و اسباب موثرہ بدن پر جو نقصان دہ اثر ڈالتے ہیں۔ اس کی کمی بیشی میں بھی معدہ کی قوت یا ضعف کو بہت کچھ واسطہ ہے۔ سب سے پہلے معدہ ہی ان مذکورہ نقصانات سے اثر پذیر ہوتا ہے۔ اور پھر ان کا اثر جسم کے دوسرے اعضاء تک پہونچکر ان کو متاثر بنا دیتا ہے۔

ہر روزہ کا مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ بعض اشخاص تو جذبات کے اس جوش وہیجان سے بے حد متاثر ہوتے ہیں۔ یہانتک کہ بعض وقت معمولی سے صدمہ کی تاب مقاومت بھی نہیں لا سکتے۔ ان کی بھوک کم اور جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخرکار وہ بستر علالت کیلئے وقف ہو جاتے ہیں۔ اور تمام نظام جسم میں فتور اور نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض لوگ زندگی کی کڑیاں اس خندہ پیشانی سے جھیلتے ہیں کہ گویا کوئی بات ہی نہ تھی۔ آخر اسکی وجہ کیا ہے؟

یہی کہ ایک مضبوط اور قوی معدہ جذبات و حوادث کی ان ہنگامہ آرائیوں سے بہت کم اثر پذیر ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے ایک کمزور۔ ضعیف۔ ناتواں معدہ ان واقعات سے نہ صرف خود متاثر ہوتا ہے بلکہ ان کا اثر بہت جلد دیگر اعضاء بدن تک پہونچا دیتا ہے۔

بہر نوع سطور بالا سے یہ تو ظاہر ہے کہ سب سے پہلے معدہ ہی ان اثرات کو قبول کرتا ہے بعینہٖ یہی کیفیت دیگر بدنی اسباب مرض کی ہے۔ جو بیشتر حالات میں معدہ پر اثر انداز ہو کر ضعف اشتہا کی شکایت پیدا کر دیتے ہیں۔ گویا کمی اشتہا آنیوالے مرض کا پیش خیمہ ہے۔ اگر معدہ قوی اور تندرست اپنے افعال و وظائف کی انجام دہی میں مستعد ہو تو اسباب مرض کو بدن میں پاؤں جمانے کا موقع نہیں ملتا۔ اور وہ نظام بدن میں فتور پیدا کرنے یعنی ظہور مرض سے پہلے ہی جلد کی راہ سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ ورنہ نتیجہ مرض کی صورت میں نمودار ہوتا ہے

کامل اور غیر تکلیف دہ ہضم قوت معدہ کی سب سے بڑی علامت ہے۔ اگر بھوک اچھی لگے کھانے کے بعد معدہ میں بوجھ اور گرانی معلوم نہ ہو۔ طبیعت سست۔ افسردہ اور بے چین نہ ہو۔ فضلہ ہر روز باقاعدہ خارج ہو تو سمجھنا چاہئے کہ معدہ قوی اور مضبوط ہے۔

تجربہ بتلاتا ہے کہ جن لوگوں نے لمبی عمر پائی ان کی اشتہا نہایت قوی اور ہضم نہایت عمدہ تھا۔ اور ابتداء سے انتہا تک جب تک وہ زندہ رہے۔ ان کی بھوک میں کوئی کمی رونما نہیں ہوئی۔ ؎ مادۂ عیش اوہی شکم است ؛ تا تبدیع میرود چہ غم است۔ (باقی باقی)

ریویو

قاعدۃ القرآن مؤلفہ و مرتبہ ملک محمد عنایت اللہ صاحب ایچ پی منشی فاضل

قاعدہ کی ترتیب کی جس قدر تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔ یہ قاعدہ ہر آئین سے قابل قدر ہے اس میں پرانے طریقۂ تعلیم کے تمام نقائص دور کر کے عربی تعلیم حاصل کرنیکا کام نہایت آسان کر دیا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں اس قاعدہ کی مدد سے ہر انسان نہایت آسانی سے بہت جلد قرآن مجید و فرقان حمید کو پڑھ سکتا ہے۔ ٹائٹل نہایت دلپسند اور کاغذ عمدہ قیمت صرف پانچ آنہ (۵/) ملک گل محمد صاحب تاجر کتب کشمیری بازار سے طلب کریں۔

ناظرین

الحافظ کو یاد ہو گا کہ ہم نے گذشتہ پرچہ نمبر ۲ میں ناٹک کلب لکھنؤ کے واقعات کے متعلق آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ کو توجہ دلائی تھی اور خاکسار نے شیعہ ینگ مین سوسائٹی کی طرف سے ایک چٹھی بھی لکھی تھی کہ مخالفین اہالیان لاہور نے کلب مذکور کی نسبت ہنگامہ بپا کیا ہوا ہے۔ چونکہ آپ لکھنؤ کے رہنے والے ہیں۔ لہذا ہمیں کماحقہ حالات سے مطلع فرمایا جاوے تاکہ مخالفین کو کوئی جواب دیا جا سکے۔ چنانچہ ہماری چٹھی کے جواب میں شیعہ کانفرنس کی طرف سے عنایت نامہ موصول ہوا جس کو عام پبلک کی آگاہی کے لیے اشتہار کی صورت میں شائع کیا گیا۔ جسکی نقل حسب ذیل ہے۔ (مدیر)

ناٹک کلب لکھنؤ

اور

دائرۃ الاصلاح و معین الاسلام لاہور کی افترا پردازیاں

جملہ اسلامیان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ چند روز سے دائرۃ الاصلاح و معین الاسلام انجمنیں بذریعہ اشتہار و رسالہ از سر نو شیعہ سنی اتفاق کے منہدم کرنے کی کوشش بذریعہ ایک افترا و بہتان کے کر رہی ہیں۔ جسکا تعلق لکھنؤ کے ایک ناٹک کلب سے بیان کیا جاتا ہے۔ حالانکہ گذشتہ ماہ رمضان میں جناب شیخ عبدالقادر صاحب پریزیڈنٹ لیجس لیٹو کونسل پنجاب و جناب ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب پی ایچ ڈی و جناب سید مراتب علی شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس لاہور معہ دیگر بعض معززین کے جناب قبلہ سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام علامہ حائری صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں فریقین کی نزاع مٹانے اور اتحاد بڑھانے کی غرض سے تشریف لائے تھے۔ اسی دن سے آج تک لاہور کی تقریباً تمام شیعہ انجمنوں نے مدافعانہ رویہ سے کف قلم کر لیا ہوا ہے اس لئے اب کسی خلاف واقعہ جھوٹ اور فرضی امر کی بنا پر دائرۃ الاصلاح اور معین الاسلام

کا پھر شیعہ سنیوں میں نفاق کی آگ بھڑکانا اور فریقین کو لڑوا کر حلب منافع کرنا خواہ مخواہ شیعہ علماء اور شیعی انجمنوں کو کوسنا اور اپنے سنی لیڈروں ایڈیٹروں کو بے حمیت بد دیانت دوکاندار کہنا۔ مظلوم شیعہ مدرستہ الحفاظ پر بلا وجہ حملے کر کے شیعوں کا دل دکھانا اور غیر مسلم قوموں کو تفضیحکہ کا موقع دینا دیانت اور نیک نیتی پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ہم مدوحین متذکرہ بالا روسا قوم کو یقین دلاتے ہیں کہ ناٹک کلب لکھنؤ والا واقعہ صرف واحد مفتی راوی کا کرشمہ ہے جسکی قطعی کوئی اصلیت اور بنیاد نہیں۔ چنانچہ اس کی تصدیق آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ کی موصولہ چٹھی حسب ذیل ملاحظہ فرمائی جاوے اور ایسے کذّاب راوی اور ان مفتریان انجمنوں کو آئندہ کے لئے مناسب تنبیہ کی جائے۔ کہ یہ خواہ مخواہ فریقین کے نفاق کا باعث نہ بنا کریں۔

نقل چٹھی } باسمہ سبحانہ۔ از دفتر آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ۔ نمبر ۱۴۴۔ صیغہ کانفرنس منعقدہ لکھنؤ۔ مورخہ ۸۔ اپریل ۱۹۲۵ء۔

بعالیخدمت جناب مستطاب حکیم شیخ بہادر حسین صاحب سکرٹری موچی دروازہ لاہور۔

جناب والا۔ تسلیم! بجواب آپکے عنایت نامہ مورخہ ۵۔ اپریل ۱۹۲۵ء التماس ہے کہ ہمارے علم میں کوئی ناٹک کلب لکھنؤ میں قائم نہیں ہوئی ہے اجلاس بمبئی کے موقع پر بھی ایسا شور وغل ایک شخص عبدالشکور نے مچایا تھا۔ مگر بیچارے سنی بھائیوں کا خیال رفع کر دیا گیا۔ کانفرنس کا مقصد اتحاد قائم کرنا ہے نہ کہ نفاق پھیلانا۔ عبدالشکور ایک نہایت فسادی شخص ہے اور اسکا گذر اوقات ایسی ہی لڑائی جھگڑے پر ہے۔ جہانتک مجھے معلوم ہو سکا یہ خبر قطعی غلط ہے۔ اور محض ذاتی اغراض کے حاصل کرنے کے لئے مشہور کیجا رہی ہے۔ بمبئی میں یہ شہرت دی گئی تھی کہ دو سنی اصحاب شریک تھے اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے یہ تماشہ دیکھا۔ تعجب ہے کہ دیکھتے رہے اور روکنے کی کوشش نہ کی خاموشی سے باہر چلے جاتے اور پولیس کے ذریعہ سے رکوا دیتے۔ یہ تین مہینے کی خاموشی کے بعد باسی کڑھی کا اُبال چہ معنی دارد۔ اگر یہ واقعہ صحیح ہوتا تو لکھنؤ میں سب سے پہلے یہ فساد برپا ہونا چاہئے تھا۔ ان وجوہ سے بھی آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ یہ واقعات کس قدر خلاف قیاس ہیں۔

(نیاز مند عابد حسین بی اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ آنریری جائنٹ سکرٹری)

خادم الثقلین

حکیم شیخ بہادر حسین آنریری سکرٹری شیعہ ینگمین سوسائٹی خواجگان نارووالی لاہور

قابل توجہ شیعیانِ ہند

(از جناب آقا سید محمد رضی الرضوی صاحب لاہوری دام مجدھم)

شیعوں کیلئے انعامی اشتہار

کے عنوان سے حال ہی میں ایک مضمون جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنجاب کے سنیوں نے "رسالہ نور ہدایت" کے صفحہ ۲۴ پر شائع کیا ہے۔ جو معاونین مدرسۃ الحفاظ کے لئے خصوصاً اور تمام باغیرت شیعوں کے لئے عموماً قابل توجہ ہے۔ جس کو ہم اس جگہ لفظ بلفظ نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔ قولہ:-

ہمارا دعویٰ ہی ہوگا نہ حافظ قرآن　　　رکھیگا بغض صحابہ سے جو کوئی انسان

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر کوئی شیعہ مذہب میں حافظ قرآن ہو جائے یا موجود ہو تو بیس۲۰ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ بشرطیکہ اصحاب ثلاثہ کا منکر ہو۔ جو شخص اصحاب ثلاثہ کا منکر ہو وہ کبھی حافظ قرآن نہیں ہوسکتا۔ بارہا تجربہ سے دیکھا ہے اگر یہ بات غلط ہے تو آسان طریق یہ ہے کہ رمضان شریف میں کسی سنت جماعت کی مسجد کے اندر تراویح میں قرآن شریف سنا کر انعامی روپیہ حاصل کرو۔

نوٹ:- یہ شیعوں کیواسطے ایک سلمۂ صحابہ کرام کی کرامت ثابت ہے۔ امید ہے کہ وہ جلدی شیعہ مذہب سے توبہ کرکے سنت جماعت میں داخل ہو کر نجات اخروی حاصل کرینگے"۔ انتہی بلفظہ۔

گذشتہ سال تلہ گنگ ضلع اٹک کے کسی بوٹ فروش سُنّی نے بھی عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کی غرض سے اس موضوع پر انعامی اشتہار شائع کیا تھا۔ جب اس کو بذریعہ مطبوعہ اشتہار جواب دیا گیا کہ ہم شیعہ حافظ پیش کرتے ہیں آپ بغرض اطمینان اس سے تبرا کرکر قرآن حفظ سن لیں۔ اور اپنا اطمینان کرلیں۔ تو وہ ایسا فرار ہوا جیسے جنگ احد میں بزرگ ہی۔ پھر کان پر ہاتھ دھرے اور نام تک نہ لیا۔

اب یہ حضرت پیدا ہوئے ہیں۔ سو انہیں بھی واضح کیا جاتا ہے کہ بفضلہ ومنّہٖ واحسانہ تعالیٰ آج بھی شیعہ مذہب میں سینکڑوں حافظ قرآن موجود ہیں۔ اور خاصکر جناب مولانا حسافظ

فیاض حسین صاحب میرٹھ و مولانا حافظ کفایت حسین صاحب پشاور[۵] و جناب حافظ امیر کاظم صاحب رئیس نگینہ تو بہت سے جلسوں میں حفظ قرآن سُنا کر اصحاب ثلاثہ کی بت شکنی کر چکے ہیں۔ اور بڑے بڑے کٹر سُنی حافظ ان کے سامنے سپر انداز ہو گئے ہیں۔ شیعہ مذہب میں چونکہ تراویح عمری کی بدعت مرسوم نہیں ہے۔ جس کیلئے وہ قرآن حفظ کریں۔ اس لئے سُنیوں کی طرح شیعوں میں تراویح پڑھکر سال بھر کی روٹیاں کمانے والے حافظ حشرات الارض کیطرح تو آپ کو نہیں ملسکیں گے۔ مگر قرآن کو کتاب اللہ سمجھکر حفظ کرنے والے آج بھی شیعوں میں بکثرت حافظ موجود ہیں۔ تعجب ہے کہ جس خلیفہ عمر کو خود بیس برس میں ایک سورۂ بقر تک حفظ نہ ہو سکے اس کی دشمنی سے کسی کو قرآن حفظ نہ ہونا کیونکر اس کی بت شکنی قرار پا سکتا ہے۔ ورنہ اس تمہارے ہی اصول کے مطابق یہ کہنا پڑیگا کہ علی علیہ السلام کے انکار حق کی وجہ سے خلیفہ عمر قرآن کی ایک سورۂ بقر تک نہ حفظ کر سکے۔ رہے شیعہ سو یہ فرقہ حقہ ناجیہ تو ایسے بزرگوار (علیؑ) کو اپنا پیشوا سمجھتا ہے۔ جو باعتراف اکابر ائمہ اہلسنت حافظ قرآن تو کیا خود ایسا قرآن ناطق ہے کہ ایک رکاب میں پاؤں رکھتے دوسری رکاب تک حفظ قرآن کی تلاوت ختم کر دیتے شواہد النبوۃ علی مع القرآن والقرآن مع علی یدور حیث ما دار۔ ایک دوسرے سے جدا ہو سکتا ہی نہیں۔ پھر شیعہ علی کس طرح قرآن سے جدا ہو سکتا ہے۔ یہ فرقہ تو قرآن ناطق اور قرآن صامت دونوں کا متمسک بنص ثقلین ہے۔ اور اب اس بت شکنی اور اس کی کراست کو قلع و قمع کرنے کیلئے دار الشریعت لاہور میں شیعہ مدرسۃ الحفاظ بہت جلد انشاء اللہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں شیعہ حافظ قرآن پیدا کریگا۔ جو التزاماً اپنی شیعیت کا اطمینان کرا کر عام جلسوں میں حفظ قرآن سنایا کریں گے۔ چنانچہ گذشتہ جمعۃ الوداع کے موقع پر مدرسۃ الحفاظ کے متعدد طالب العلموں نے شیعہ جامع مسجد لاہور میں بعد نماز جمعہ مختلف مقامات سے قرآن مجید کو حفظ پڑھکر سنایا اور ثلاثہ کی کراست شکنی شروع کر دی۔ ایدہم اللہ و ایدہم

اب شیعوں سے یہ توقع ہے کہ مخالفین کے اس طعن کو پڑھکر ان کی غیرت اور حمیت میں دائرہ ہیجان و تحریک پیدا ہو۔ اور شیعہ مدرسۃ الحفاظ کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن ذریعہ سے جد و جہد کریں تاکہ مخالفین کو آئندہ ایسا طعن کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ اب ضرورت ہے کہ ہندوستان کے طول و عرض میں جہاں کہیں بھی شیعہ آبادی ہے وہاں درد دل رکھنے والے شیعہ کمر ہمت باندھکر اُس آبادی کے تمام شیعوں سے مدرسۃ الحفاظ کے لئے چندہ وصول کریں۔ اور ہر شیعہ کو اس کی ممبری کیلئے ترغیب دیں۔ کیونکہ اب ناموس مذہب شیعہ کی آبرو اسی پر منحصر ہے۔ اور اگر مخالفین کے ایسے

[۵] حافظ صاحب ۔ ... سید شاہ ... ضلع شاہ پور پنجاب ... [illegible]

طعن و تشنیع پر بھی ان کی غیرت متحرک نہیں ہوتی اور ان کے خون میں جنبش تک پیدا نہیں ہو سکتی تو پھر یہ ہماری زحمت بیکار۔ اور بالکل رائیگاں جائیگی۔ کیونکہ مدرستہ الحفاظ کا چلانا ایک دو آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ بلکہ قوم کی متفقہ کوشش پر منحصر ہے۔ کہ ہر ضلع بلکہ ہر شہر سے قوم فی الحال ایک طالب العلم مدرستہ الحفاظ میں بھیجدے جس کی تمام ضروریات کا کفیل خود مدرسہ ہوگا۔ اور ساتھ ہی وہاں کے مومنین کا چندہ بھی بھیجا جاوے تاکہ مدرسہ کی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں۔ اور کام چل نکلے۔ آئندہ قوم کو اختیار ہے کہ مخالفوں کے ایسے طعن و تشنیع سنتی رہے اور خواہ غیرت کو کام میں لاکر ثلاثہ کی کرامت شکنی میں مدرسہ کی ممد و معاون بنے۔ کیونکہ مدرستہ الحفاظ جو ابھی ایک کمزور پودا ہے آب زر کا محتاج ہے۔ اس کو آب یاری کرکے تناور درخت بنایا جائے تاکہ قوم کے بچے اس کے سایہ میں پھلیں پھولیں۔ اور معترضین کا مجسم جواب ہوں۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

(راحقر رضی)

نبیوں سے کلام خدا کی کیفیت

(از صدر الشریعتہ حجتہ الاسلام سرکار علامہ حائری صاحب مجتہد العصر دام ظلہ)

یہ سمجھ لینا ضروری ہی کہ انسان کیساتھ تکلم خدا کی تین صورتیں ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۲۶۔۵۱ پہلی۔ سب سے اعلیٰ صورت وحی ہی اور اسی کا نام تکلم بلا واسطہ ہے یہ ایک حالت ہی جو قلب نبی پر طاری ہوتی ہی اور یہی نبی اور غیر نبی میں فصل ممیز ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ ختمی مرتبت صلعم سے فرماتا ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی۔ اے میرے رسول ان لوگوں سے جو تم کو مجنون و مسحور سمجھے ہوئے ہیں کہدو کہ میں بھی بشر ہوں مگر مجھ پر خدا کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے اور تم پر نہیں۔ جناب ابوالبشر کی تمام اولاد لفظ بشر کے مفہوم میں داخل ہے لہذا ختمی نبوت فداہ روحی بھی بشر ضرور تھے۔ مگر یوحی الیّ فصل ممیز ہے۔ جس سے نبی کی نوعیت خاص ہو جاتی ہے۔ مثلاً باعتبار جنسیت ہر ایک انسان حیوان ہے۔ مگر انسان میں ایک صفت نطق ہے جو انسان اور حیوان میں فصل ممیز ہے۔ اسی طرح صفت وحی بشر اور نبی میں فصل ممیز ہے نطق نے حیوان کو انسان بنایا۔ اور وحی کیوجہ سے بشر نے نبی کا مرتبہ پایا نوع انسان جنس حیوان میں اشرف و اعلیٰ ہی بلکہ اشرف المخلوقات ہے۔ اور نبی کا درجہ نوع انسان میں ایک اعلیٰ مرتبہ ہی

نبی ظاہر میں اگرچہ شکل انسان ہی مگر باطن میں مظہر رحمان ہی۔ نبی کے دل و دماغ کی ساخت ہمارے دل و دماغ سے مختلف ہی قوائے عامہ انسانیہ میں بہت بڑا فرق ہی نبی کے حواس خمسہ تمام نبی نوع سے اعلیٰ واقع ہوتے ہیں۔ کیونکہ نبی جنس بشر کی ایک نوع خاص ہی اگر نبی کی قوتوں اور ہماری قوتوں میں فرق نہ ہوتا تو خداوند تعالیٰ ان کو اپنی پیغامبری کیواسطے مختص نہ فرماتا۔ قلب نبی مبدار وحی ہی۔ اور زبان ترجمان دل ہی۔ یعنی وحی قلب نبی سے پیدا ہوتی ہی اور زبان اسکو بیان کرتی ہی۔ عوام الناس پہلے حواس ظاہری کے ذریعہ سے احساس کرتے ہیں۔ حس مشترک شئے کا ادراک کرتی ہی اور حقیقت کو قوت متخلیہ کے سپرد کرتی ہی قوت متخلیہ قوت حافظہ کی حفاظت میں چھوڑ دیتی ہی۔ قوت حافظہ قوت متفکرہ کے سپرد کردیتی ہے۔ قوت متفکرہ قوت عاقلہ کے سپرد کرتی ہی۔

اب قوت عاقلہ حقیقت اشیا کو سمجھے یا نہ سمجھے اسواسطے انسان سے غلطیاں بھی ضرور سرزد ہوتی ہیں مگر ذات نبی سے خصوصیت مذکورہ کیوجہ صدور خطا محال ہی۔ اسی طاقت کا نام عصمت ہے۔ تکلم الٰہی کا دوسرا درجہ من ورائے حجاب ہے یعنی خدا تعالیٰ کسی چیز میں آواز پیدا کرتا ہی اسکو نبی بھی سنتا ہے۔ اور دوسرے لوگ بھی سنا کرتے ہیں۔ جیسا کہ واقعہ طور بہت مشہور ہی کہ موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہوتے ہوئے خدا نے درخت میں آواز پیدا کی۔ تیسرا درجہ یہ ہی کہ حق تعالیٰ فرشتوں کی معرفت نبیوں سے باتیں کرتا ہی اور فرشتے بصورت انسان نبی کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ جیسے جبریل امین وحیہ کلبی کی صورت میں اکثر حاضر ہوتے رہے۔ اب اگر کوئی شخص نبوت و امامت اور خدا سے ہمکلام ہونیکا مدعی ہی تو وہ بتائے کہ خدا اسکے ساتھ ان مقررہ صورتوں میں سے کس صورت سے کلام کرتا ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کیساتھ خدا کے تکلم کی یہی تین صورتیں ہیں۔ اور بس قرآن کریم نے ان کے سوا کوئی اور صورت بیان نہیں کی ہی جس کے ذریعہ متمسک الثقلین فرقہ حشرات الارض کی نبوت و امامت کا قائل ہو سکے۔ رہا الہام سو یہ شرف تو جملہ خلائق کو حاصل ہے۔ ایسی وحی تو مکھیوں پر بھی نازل ہوتی ہی کما قال تعالیٰ واوحیٰ ربك الی النحل پس الہام معیار نبوت نہیں ہو سکتا۔ افسوس اس بات کا ہی کہ مسلمان حقیقت نبوت سے واقف نہیں ہیں۔ اور نہ واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ ہر مدعی نبوت و امامت کے جال میں پھنسکر قرآن سے نابلد مسلمان فاسد العقیدہ ہو جاتے ہیں اصل بات یہ ہی کہ آج عام مسلمان نہ صرف حقیقت نبوت ہی سے ناواقف ہیں بلکہ قرآن کریم کی ماہیت سے بھی قطعاً عاری اور بے خبر ہیں۔ کوئی نقوش و خطوط ہی کو قرآن مانتا ہی کوئی صرف الفاظ ہی کو قرآن جانتے ہوئے ہے بعض معنی متخلیہ کو قرآن سمجھتے ہیں۔ اور سچ یہ ہی کہ ان میں سے کسی نے بھی قرآن کریم کی

حقیقت اصلیہ کو نہیں سمجھا ہے۔ اس لئے آج ایک معمولی لیاقت کا شخص بھی قرآن فہمی کا مدعی بنکر حقائق دینیہ میں دخل در معقول دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے جسکا یہ نتیجہ ہے کہ بعض لیڈر۔ پلیڈر۔ اور ایڈیٹر سب حاملان علوم قرآن جہاں میں مشہور ہو گئے۔ لغت عرب کو جن لوگوں نے تدوین کیا وہ عرب نہیں بلکہ متعرب ہیں ان کی تحقیق کا تو یہ لوگ اعتبار کر لیتے اور حجت مان لیتے ہیں مگر سید المخلوقات ختمی رسالت روحی فداہ کے فرامین کا اعتبار نہیں کرتے۔ لغات کے رواۃ اور مؤرخین تو انکے نزدیک سچے مگر حدیثوں کے راوی ان کے نزدیک سب جھوٹے۔ إنا لله وإنا إليه راجعون یہ ہی عہد حاضر کے مسلمانی کا ادنیٰ کرشمہ۔

اصل معاملہ یہ ہے کہ ہر ایک چیز کی چند صورتیں ہوتی ہیں ایک صورت امکانیہ ہے دوسری صورت دہریہ۔ عالم عقول میں کسی شئے کی حقیقت کچھ اور ہوتی ہے اور عالم تقرر میں کچھ اور۔ عالم خارجی میں ایک نرالی صورت ہوا کرتی ہے۔ اسیطرح قرآن کریم کے مراتب بھی مختلف ہیں۔ قرآن کریم کی ایک صورت ظاہریہ ہے اور ایک صورت باطنیہ ہے صورت باطنیہ کی سات شکلیں ہیں۔ اسواسطے خالق حکیم نے اپنی کلام حکمت التیام کی نسبت ارشاد کیا ہے لا يعلم تاويله الا الله ہم اس امر کی توضیح کے لئے بطور مثال انسان کو پیش کرتے ہیں۔ غور کرو کہ جب کوئی شخص کسی انسانی ہیکل کو دیکھتا ہے تو اول اسی کو انسان سمجھ لیتا ہے۔ کچھ تامل کرنے کے بعد اس ہیکل میں ایک اور چیز معلوم ہوتی ہے جس کیوجہ سے یہ ہیکل حرکت کرتی ہے اس کو روح بخاری کہتے ہیں۔ پھر زیادہ غور کے بعد ایک اور چیز سمجھ میں آتی ہے وہ نفس ناطقہ ہے۔ نفس ناطقہ کے بعد ایک اور چیز ہے۔ جسکو نفس ملکوتیہ کہتے ہیں جسکو نقطہ میں سے تعبیر کیا جاتا ہے نفس ملکوتیہ ہر ایک چیز کو اپنی ہی ملکیت بتاتا ہے۔ میری روح، میرا جسم، میرے ہاتھ پاؤں، میری صورت، میری عقل، یہ کیا ہے اس کو خدا ہی جانتا ہے۔

اسی طرح قرآن کریم کی بھی ایک صورت خطیہ ہے ایک صورت لفظیہ ہے۔ ایک صورت ذہنیہ ہے۔ اور ایک حقیقت نفس الامریہ ہے۔ پس جب کوئی شخص کہتا ہے کہ قرآن لاؤ۔ تو اس کی مراد قرآن سے وہ خطوط ونقوش ہیں جو بین الدفتین جمع ہیں۔ اور جب کہتا ہے کہ قرآن پڑھو۔ تو اسوقت قرآن سے مراد الفاظ قرآن ہیں اور جب کہا جاتا ہے کہ فلاں لیڈر۔ پلیڈر اور ایڈیٹر قرآن نہیں سمجھتا۔ اسوقت قرآن سے مراد وہ معانی متخیلہ ہوتے ہیں۔ جو مدلولہ بالالفاظ ہیں۔ یہ تمام مراتب حقیقت واقعیہ نفس الامریہ سے بالکل علیحدہ ہیں۔ اور ان باتوں سے یہ مدعیان نبوت ومہدویت (نام نہ لونگا) جاہل ہیں۔ توضیح کے لئے ہم ایک درخت کی مثال پیش کرتے ہیں۔ اس کی ایک صورت تو خطیہ ہے (درخت) ایک صورت لفظیہ ہے۔ اور یہ ایک آواز ہے جو کیفیت خاص کے ساتھ متکیف ہوتی ہے ایک صورت

ذہنیہ ہے۔ جو ذہن میں متصور ہوتی ہے۔ اور ایک حقیقت نفس الامریہ ہے جس سے اس کی ہیئت مخصوصہ مراد ہے۔ جس میں شاخیں بھی ہیں۔ پتے بھی ہیں پھول بھی ہیں۔ اور پھل بھی۔ یہ صورت اسکی پہلی تینوں صورتوں سے بالکل علیحدہ ہے۔ کیونکہ ناممکن ہے۔ کہ بعینہٖ وہ درخت جو صحرا میں ہے ذہن میں مجسمہ آجائے۔ پس قرآن کریم کی حقیقت نفس الامریہ بھی صور خطیہ لفظیہ اور ذہنیہ سے بالکل متبائن و متغائر ہے۔ کیونکہ حقیقت قرانیہ حقیقت محمدیہ سے متحد ہے۔ اور اس کو خدا ہی خوب جانتا ہے یا اس کا رسول۔ اور یا پھر اس کے رسول کا نفس۔ جو نفس محمدیہ اور حقیقت احمدیہ سے متحد ہوا اور جس کے حق میں انفسنا شاہد ناطق ہے۔

پس یہ مسلّم ہے کہ جو شخص نفس الامریہ قرآن کریم سے واقف ہوگا وہ بالضرورت معجز نما بھی ہوگا۔ کیونکہ قرآن خود معجزہ ہے۔ ہاں قرآن کے نقوش و خطوط و الفاظ یا معنی مدلولہ یا لالفاظ معجزہ نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقت واقعیہ قرآن کریم ضرور معجزہ ہے۔ دیکھو عصائے موسیٰ بھی معجزہ تھا مگر وہ صورت چوب معہ طول و عرض و جسامت معجزہ نہیں تھی۔ بلکہ اس کی حقیقت واقعیہ جو نفس موسویہ سے متحد تھی معجزہ تھا۔ اسی کی یہ خاصیت تھی کہ چھوٹا سا عصا سو گز کا لمبا اژدہا بنجاتا اور ہزاروں کو معہ ان کے تخت و تاج اور افواج متلاطم کا لا سواح کو نگل کر بے نام و نشان کر ڈالتا ورنہ وہی عصا برسوں بنی اسرائیل میں رکھا رہا۔ اور ایک بالشت کا بھی سانپ نہ بنا۔

غرض آج بھی جو شخص قرآن کریم کے نفس الامریہ حقیقت محمدیہ اور نفس احمدیہ سے متمسک ہو کر قرآن فہمی کا مدعی ہو تو صادق ہے ورنہ اس کو کاذب سمجھو فانھم قد ضلوا واضلوا کیونکہ اس نے اعتصام ثقلین اور تمسک خلیفتین سے جہاں دست کشی کی فوراً حقیقت نفس الامریہ قرآن سے گمراہ ہوگیا۔ اور جس نے اس تمسک و اعتصام میں کمال اہتمام کیا سمجھ لو کہ اسی نے صراط المستقیم کو حاصل کیا۔ کیونکہ اصل صراط مستقیم حقیقت قرانیہ ہے۔ اور حقیقت قرآنیہ ہی ذات محمدیہ اور نفس احمدیہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کو اگر کلام اللہ کہا گیا ہے۔ تو نفس احمدیہ (علی) کو بھی ذات محمدیہ نے کلام اللہ کے نام سے مخاطب کیا ہے۔ چونکہ ان کی حقیقت واقعیہ متحد تھی اس لئے کلام اللہ کی ظاہری صورت کو اگر قرآن صامت کہا گیا ہے تو اس کی باطنی صورت کو قرآن ناطق کہا گیا ہے۔ قرآن صامت کے متعلق اگر لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کا حکم آیا ہے۔ تو قرآن ناطق کے حق میں وکل شئی احصینٰہ فی امام مبین کا حکم نازل ہوا ہے۔

دوستو! تم اب خود ہی فیصلہ کر لو کہ خدا کے ان دونوں کلاموں اور قرآنوں کی حقیقت

میں ذرہ بھر بھی کوئی فرق ہے۔ اگر ثقلین ہیں تو دونوں۔ اگر خلیفتین ہیں تو دونوں (درمنثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد دوئم صفحہ ۶۰ سطر ۲۰) اگر وہ کتاب مبین ہے تو یہ امام مبین (قرآن) اسی لئے ارشاد ہوا ہے القرآن مع علی و علی مع القرآن بلا دراسخ قرآن علی سے ہے اور علی قرآن سے یہ دونوں حقیقت متحدہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے سے جدا ہو سکتے ہی نہیں۔ بتاؤ۔ پھر یہ دونوں ایک ہی چیز ہوئے یا نہیں۔ اور اگر ہمارا فیصلہ سننا چاہو تو ہم ان دونوں کی حقیقت متحدہ میں کچھ اضافہ کرنا نہیں چاہتے۔ سوائے اس کے کہ دونوں برابر کے قرآن ہیں۔ مگر ظاہری صورت صامت ہے اور باطنی صورت ناطق۔ فقط

قرآن واہلبیت

(از افادات سلطان الواعظین جناب مولانا مولوی سید محسن علیشاہ صاحب قبلہ سبزواری دام ظلہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

معیت اہلبیت بالقرآن سے یہ مطلب نہیں کہ اہلبیتِ رسول ایک ایک جلد قرآن مجید کی اپنی گردنوں میں حمائل کئے رہیں گے۔ اور اسی شکل و ہیئت کیساتھ حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ علمِ قرآن اہلبیت کے پاس ہے نہ وہ ان سے الگ ہو سکتا ہے اور نہ یہ اس سے جدا ہو سکتے ہیں۔

قرآن ایک غیر ناطق کتاب ہے۔ ضروری ہوا کہ اس کے واسطے ایک ایسا مبین ہو جو تمام علوم و معارف و حقائق قرآنیہ کا علم حقیقی رکھتا ہو۔ اور علم حقیقی وہی رکھ سکتا ہے جس نے اس دنیا میں کبھی استاد کے سامنے زانوئے ادب طے نہ کیا ہو۔ بلکہ اس کا علم موہوب من اللہ ہو یعنی صاحب علم لدنی ہو۔ اول مبین قرآن شریف خود جناب رسالتماب ہیں۔ جن کے حق میں ارشاد ہوتا ہے لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ اے پیغمبر ہم نے تجھے اس واسطے بھیجا ہے کہ تو بیان کرے لوگوں کے سامنے اس چیز کو جو نازل کی ہم نے ان کی طرف۔ پس رسولِ خدا کے بعد مبین و محافظ و شاہد قرآن مجید وہی نفوس مقدسہ ہو سکتے ہیں جن کے سینے اسرار علوم الٰہیہ کے حامل ہوں۔ جنہوں نے اسرار و حقائق قرآن کو رسولِ خدا سے سیکھا ہو۔ جن کی شان

میں خود قرآن نے شہادت دی ہو۔ بل ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم ۔ وہ قرآن آیات بینات تھی اور محفوظ تھی ان لوگوں کے سینہ کے اندر جن کو خدا نے علم دیا ہے۔ بعد از رسول مبین قرآن وہی لوگ ہیں جن کی شان میں ومن عندہ علم الکتاب آیا ہے اور جن کے حق میں زبان وحی ترجمان پیغمبر آخر الزماں نے خود فرمایا کہ وہ قرآن کے ساتھ ہیں۔ اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔ چنانچہ حضرت نبی اکرم کی روحانی تعلیم کا اثر تھا کہ اس گھرانے کے چھوٹے چھوٹے بچے قبل از بلوغ عارف و عالم احکام الٰہی ہوتے تھے۔ بخاری اور مشکوٰۃ المصابیح میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دن صدقے کی کچھ کھجوریں حضرت رسالتمآب کے سامنے رکھی تھیں۔ امام حسن علیہ السلام آئے۔ اس وقت ان کی عمر چار سال کی تھی۔ آپ نے آتے ہی ایک خرما اٹھا کر منہ میں ڈال لیا۔ جناب رسول نے فرمایا کخ کخ اما تعلم ان الصدقۃ حرام علینا اہل البیت ۔ہیں ہیں۔ حسن کیا تو نہیں جانتا کہ صدقہ ہم اہلبیت رسالت پر حرام ہے۔ جس سے مطلب حضرت کا یہ تھا کہ اسے حسنؑ تو جانتا ہی کہ صدقہ ہم پر حرام ہے۔ مفتی سید عباس اعلی اللہ مقامہ نے روح القرآن میں بحوالہ بعض شارحین بخاری لکھا ہے کہ اس حدیث کے شارح نے خود ہی سوال کیا ہے کہ رسول خدا نے ایک چار سال کے بچے کو بصیغہ استفہام کیوں مخاطب فرمایا۔ کیا چار سال کا بچہ حرمت صدقہ کو جان سکتا ہے۔ پھر خود ہی شارح نے جواب دیا ہے کہ امام حسنؑ پر دوسرے بچوں کا سا قیاس نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بچہ تھا مگر اس حالت طفلگی میں لوح محفوظ کا مطالعہ کیا کرتا تھا۔

سلیم بن قیس ہلالی سے روایت ہے کہ فرمایا جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو طاہر و مطہر و معصوم بنایا ہے۔ اور ہمیں اپنی مخلوقات پر شہید و شاہد و حجت قرار دیا ہے۔ جعلنا مع القرآن وجعل القرآن معنا قرآن کو ہمارا ساتھی بنایا ہے اور ہم کو قرآن مجید کا۔ اس سلسلہ میں احادیث کا سلسلہ غیر منتہی ہے۔ کہاں تک نقل کیجئے۔ کبھی فرمایا رسول خدا نے یا علیؑ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ کہیں فرمایا یا علیؑ تم مولا ہو ہر ایک مومن اور مومنہ کے۔ کہیں فرمایا یا علی تم بیان کرنے والے اور تفسیر قرآن مجید کے۔ کہیں فرمایا یا علی تم بیان کرنے والے ہو ان چیزوں کے جو میرے بعد لوگوں پر مشتبہ ہو جائیں گی۔ ان لوگوں کے مبین و محافظ و شاہد قرآن ہونے میں ذرا بھی شک باقی نہیں رہتا۔ جب ہم دیکھتے ہیں بمقابلہ تمام امت ان کا پہلا فرد دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے تعلیم دی

رسول خدا نے اور میرے سینہ میں ہزار دروازے علم کے ایسے کھول دیے کہ اس
ہر دروازے سے ہزاروں دروازے علوم کے اور کھلتے ہیں۔ یہ کمال علوم قرآنیہ کا کرشمہ
تھا جو ملا جامی نے شواہد النبوۃ میں نقل کیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین گھوڑے پر
سوار ہونے کے لئے ایک رکاب میں پاؤں رکھتے تھے اور دوسری رکاب میں پاؤں
پہنچنے نہ پاتا تھا کہ آپ قرآن مجید کو ختم فرماتے تھے۔ یہ کچھ تعجب کی بات نہیں جنہوں
نے نبی سے تعلیم پائی تھی۔ بخشش نبوی نے ہزاروں دروازے علم کے ان کے سینہ
میں کھولدئے تھے۔ یہ معارف وحقائق قرآن کی کماحقہ معرفت رکھتے تھے۔ یہ مبین
حافظ وشاہد قرآن مجید تھے۔ اور حسب ارشاد باری تعالیٰ آیات بنیات میں قرآن
ان کے سینہ کے اندر محفوظ تھا۔ (باقی دارد)

ضرورت دعا

ناظرین رسالہ الحافظ سے التماس ہے میرے لئے دعا کریں اگر خداوند میری مراد برلا دے تو مبلغ دس ہزاروں کا چندہ دفتر الحافظ روانہ کروں اور بعد برآمد مراد مع اہل جاؤں۔

از مسند قاضی زاہد حسین انصاری
قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور

علمی خزانہ

یہ وہ مواعظ حسنہ ہیں جنکو حضرت علامہ حائری قبلہ نے متعدد مقامات میں بیان فرما کر باطل کی رگ حیات کو کاٹ ڈالا ہے۔ اور تقریباً دو ہزار نفوس ان رسائل سے شیعہ ہو چکے ہیں۔

رسالہ موعظہ حسنہ: یہ وہی دو گھنٹہ کی مکمل تقریر ہے جو ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء بموقعہ بازار اندرون موچی دروازہ لاہور میں حضور قبلہ و کعبہ علامہ حائری مجتہد العصر نے مخالفین کے سات سوالوں کا جواب دیتے ہوئے دس ہزار مختلف المذاہب کے مجمع میں انہیں کی ۴۰ کتب سے جو کثیر اور مستند ہیں ہر ایک مسئلہ کو بیان فرما کر باطل کی رگ حیات کو کچھ ایسی طرح کاٹ ڈالا ہے کہ تا زیست مخالفین ... کی انہیں جرأت باقی نہیں رہی طبع ثانی ... قیمت ا

موعظہ غدیریہ: یہ وہی تین گھنٹہ کی تقریر دلپذیر ہے جو ۱۸۔ ذیحجۃ الحرام کو جناب قبلہ علامہ حائری مجتہد العصر والزمان نے تقریباً ۱۵ ہزار کے مجمع عام میں حدیث غدیر بیان فرماتے ہوئے اہلسنت کی اصح کتب سے عبارتیں پڑھکر سنائیں اور تبلیغ رسالت غدیر خم کا نقشہ دکھا کر قلوب مخالفین پر ہمیشہ کے لئے کبھی نہ ٹوٹنے والی مہر لگا دی

موعظہ مباہلہ: یہ وہی معرکۃ الآرا موعظہ مباہلہ ہے جو ۲۴۔ ذیحجۃ الحرام ۱۳۵۲ھ کو حضور والا تبار علامہ ممدوح نے جامع نکات بیان فرماتے ہوئے ضمناً مخالفین خلافت حقہ کی رگ حیات کو کچھ ایسی طرح کاٹ ڈالا ہے کہ اب ان کو پائے دم زدن باقی نہ رہے گا۔ قیمت فی جلد ۵؍

موعظہ تقیہ: مسئلہ تقیہ کے متعلق مکمل تقریر بحوالہ کتب اہلسنت مندرج ہے یہ وہی موعظہ تقیہ ہے جس میں تین سنی حضرات نے متاثر ہو کر مجمع عام میں اپنے شیعہ ہونیکا اعلان کیا۔ قیمت ...

موعظہ تحریف قرآن: یہ وہی مدلل و مبرہن تقریر دلپذیر ہے جسکو علامہ ممدوح نے مورخہ ۲۶ جنوری کو تقریباً ۵ ہزار کے مجمع عام میں بیان فرما کر کتب مخالفین کی عبارتیں پڑھکر ثابت کر دیا کہ تحریف قرآن کا قائل فرقہ اہلسنت والجماعت ہے نہ کہ شیعہ اختتام وعظ پر کئی سنی صاحبان نے مذہب حق قبول کیا قیمت

المعراج ۲؍ - المقتول متعلقہ جواز عزاداری امام مظلوم ۲؍ - احکام الرسول ۵؍ - ظہور الایمان فی نسب ... مفصل درج ہے ۱۲؍ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:- دفتر شیعہ ینگ مین سوسائٹی خواجگان نارووالی لاہور

تفسیر لوامع التنزیل: یہ جامع العلوم تفسیر ہے جسمیں حقیقت و حقانیت قرآن و اسلام براہین عقلیہ و نقلیہ سے واضح کی گئی ہے۔ یہ تفسیر ایک بحر ذخار ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی اور تفسیر کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جلد ۳-۴-۶-۸-۹-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷ دفتر میں موجود ہیں۔ ہر جلد کی قیمت ... ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر:- سید ابو الفضل الرضوی کوچہ شیعیان موچی دروازہ لاہور

... مطبع ... پریس لاہور میں باہتمام محمد صدیق ... پرنٹر ... شیخ بہادر حسین ... موچی دروازہ لاہور

